مأثورون من كل فج عميق

قادیان آنے والی بعض مغربی شخصیات کا تذکرہ

قدم مصباح جوئی ۔ اسلام سلسلہ کینیڈا

[illegible] میں کروڑوں لوگ ہیں جو اپنے مقصود تعلیم اور کامیابی اور اشرف تعریف کرنے کے لئے لکھتے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے دنیا کی مختلف اور مختلف جگہوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ اور ان کے انتخاب کے مقابل پر اشتمال اس بعض جگہوں کا انتخاب کرتا ہے۔ اس تعلیم اور صاحب کا انتخاب دنیا کی تعریف یا حرکت کی طرف نہیں بلکہ اپنی پیاری فکر کی طرف ہے۔ جیسے کہ کوئی کہے کہ ہمیشہ سے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل کو بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے فلاں شخص سے محبت ہے پس تو بھی اس سے محبت کر۔ تو جبرائیل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر جبرائیل آسمان والوں کو منادی کرتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ ثم یوضع له القبول فی الارض۔ پھر اس شخص کی محبت زمین والوں میں مقبول ہو جاتی ہے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ)

پس اس حدیث کو اللہ تعالیٰ بھی ۱۴۰۰ سال کے اس کے مطابق کبھی دنیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ بیشمار ایسے لوگوں کے بارے میں دنیا کے عوام اس کا مرتبہ بتاتی ہوئی ہیں۔ لیکن بعض جگہوں کے متعلق اللہ تعالیٰ ان کی تمنا کی اس طرح میں ملتا ہے کہ ایک ان میں پہلے کام ختم کا مرکز ہوگی۔ چنانچہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو تمام دنیا کے لوگوں کی طرف بھیجا۔ [illegible] تمام دنیا کے لوگوں کی طرف بھیجا۔

اس طرح اس مضمون کے اصل کی ابتدا سے تھے۔ ابتدا بالکل ابتدا میں شائع ہونے والے اور بالکل اسی طرح اس کے ساتھ ہی اس کی مصداق ملنے کی اور [illegible] سے لوگ قادیان حاضر ہوئے۔ اگرچہ میں تو [illegible] کے علاوہ [illegible] بھی [illegible]، [illegible]، آسام، جھارکھنڈ وغیرہ سے آنے والے مہمانوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے [illegible] انسان [illegible] تھا لیکن [illegible] رحم و کرم کرتے اپنے بندے کی دعا کی زندگی میں [illegible] ان [illegible] کی [illegible] کی [illegible] تک [illegible] حضرت [illegible] امریکہ [illegible] آسٹریلیا کے لوگوں کو [illegible] کی [illegible] تک [illegible] کی [illegible] اب [illegible] نہیں [illegible] ہے کہ مغرب کی بعض [illegible] قادیان [illegible] اللہ کو قادیان [illegible] اور حضرت اقدس علیہ السلام کی مصداقت پر [illegible] کی۔

اپریل 1906ء میں ایک امریکن [illegible] ایک [illegible] آگئے جب قادیان آیا اور حضرت علیہ السلام سے حضرت اقدس کی مصداقت پر گفتگو کی تو ان کے اس سوال پر کہ "آپ نے جو دعویٰ کیا ہے اس کی سچائی کے دلائل کیا ہیں؟" کے جواب میں حضرت نے فرمایا:

"آپ لوگوں کو یہاں آنا کافی ہے۔ [illegible] ایک [illegible] ہے اگر آپ کو اس کا علم ہو تو [illegible] یہاں آنے میں بھی مخالفت [illegible] کرتے۔ اصل میں آپ لوگوں کا [illegible] کے یہاں ایک [illegible] میں آنا بھی ایک [illegible] کے [illegible] ہے۔ [illegible] مصداقت کے متعلق ایک [illegible] ہے کہ یہاں [illegible] (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۴۱)

ذیل میں چند مغربی افراد کا ذکر کیا جاتا ہے جو قادیان آئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی پیشگوئیوں پر حرف بحرف پورا ہوئیں۔

Hervey De Witt Griswold

(H W Griswold) کی ولادت 1860ء میں امریکہ کی ریاست نیویارک کے شہر Dryden میں ہوئی۔ حصول تعلیم کے بعد 1890ء میں مشنری بن کر چین گئے جہاں انہوں نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔

1894ء میں پشاور میں کالج لاہور میں فلاسفی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ آپ کو مئی 1902ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق The Mahdi and Messiah of Islam (Qadian (1902) اور دوسری Messiah of Qadian (1905) پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اپنے پہلے خط میں یہ حضرت مسیح موعود کے متعلق "I heard from his own lips at Qadian" لکھتے ہیں۔ یہ بات (حضرت اقدس صاحب) کے منہ سے خود قادیان میں سنی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ قادیان جا چکے تھے۔ ملفوظات جلد دوم میں 13 اپریل 1904ء کی ڈائری میں لکھا ہے کہ کالج لاہور کے ایک پروفیسر قادیان آئے اور تصدیق کا ارادہ کر کے آئے تھے۔ ملفوظات جلد دوم میں صفحہ 1 پر ایک یہ صاحب تھے۔

آپ کی وفات 1910ء میں امریکہ میں ہوئی۔

حضرت محمد عبدالحق صاحب

(Charles Francis Sievwright)

حضرت محمد عبدالحق صاحب جن کا اصل نام Charles Francis Sievwright تھا آسٹریلیا کے شہر ملبورن میں پیدا ہوئے اور آسٹریلیا میں ہی 1896ء میں اسلام قبول کیا اور اسلامی نام محمد عبدالحق رکھا۔ قبول اسلام کے بعد کشف اسلامی ممالک کے سفر کرتے ہوئے ہندوستان آئے جہاں قادیان تشریف لائے۔ آپ کی ملاقات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوئی۔ اس ملاقات اور گفتگو کا ذکر ملفوظات جلد دوم میں صفحہ

[illegible] کے [illegible] ایک [illegible] ہے کہاں [illegible] کہاں [illegible] (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۴۱)

[illegible] ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی پیشگوئیوں پر حرف بحرف پورا ہوئی!

Hervey De Witt Griswold

(H W Griswold) کی ولادت 1860ء میں امریکہ کی ریاست نیویارک کے شہر Dryden میں ہوئی۔ حصول تعلیم کے بعد 1890ء میں مشنری بن کر چین گئے جہاں انہوں نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔

1894ء میں پشاور میں کالج لاہور میں فلاسفی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ آپ کو مئی 1902ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق The Mahdi and Messiah of Islam (Qadian (1902) اور دوسری Messiah of Qadian (1905) پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اپنے پہلے خط میں یہ حضرت مسیح موعود کے متعلق "I heard from his own lips at Qadian" لکھتے ہیں۔ یہ بات (حضرت اقدس صاحب) کے منہ سے خود قادیان میں سنی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ قادیان جا چکے تھے۔ ملفوظات جلد دوم میں 13 اپریل 1904ء کی ڈائری میں لکھا ہے کہ کالج لاہور کے ایک پروفیسر قادیان آئے اور تصدیق کا ارادہ کر کے آئے تھے۔ ملفوظات جلد دوم میں صفحہ 1 پر ایک یہ صاحب تھے۔

آپ کی وفات 1910ء میں امریکہ میں ہوئی۔

حضرت محمد عبدالحق صاحب

(Charles Francis Sievwright)

حضرت محمد عبدالحق صاحب جن کا اصل نام Charles Francis Sievwright تھا آسٹریلیا کے شہر ملبورن میں پیدا ہوئے اور آسٹریلیا میں ہی 1896ء میں اسلام قبول کیا اور اسلامی نام محمد عبدالحق رکھا۔ قبول اسلام کے بعد کشف اسلامی ممالک کے سفر کرتے ہوئے ہندوستان آئے جہاں قادیان تشریف لائے۔ آپ کی ملاقات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوئی۔ اس ملاقات اور گفتگو کا ذکر ملفوظات جلد دوم میں صفحہ

[illegible] ہے۔ 1906ء میں جب آپ [illegible] میں [illegible] تھے [illegible] Angelus [illegible] ملاقات پائی۔

اپنے دورہ قادیان اور حضرت اقدس علیہ السلام سے ملاقات کے تذکرہ میں آپ یوں تحریر کرتے ہیں:

"This meeting with GHULAM AHMAD in Qadian in the year 1903 was a wonderful proof of the truths of Islam.... On the 22nd October 1903, I was in Qadian and received the hospitality of the entire community.... Nothing astonished me more, among all the extraordinary incidents during my missionary travels, than the finding of myself in that sacred place and face to face with the Messiah."

(The Muslim Sunrise Chicago USA, October 1923 page 14)

ترجمہ: 1903ء میں قادیان میں (حضرت مرزا) غلام احمد کے ساتھ ملاقات اسلام کی صداقت کا ایک حیرت انگیز ثبوت تھی۔ 22 اکتوبر 1903ء کو میں قادیان میں تھا اور ساری جماعت کی طرف سے مہمان نوازی پائی۔ میرے مشنری سفروں کے دوران میں سے کسی نے بھی مجھے اتنا مدہوش نہیں کیا جتنا کہ اس مقدس مقام میں اس کے مسیح کے روبرو پایا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں بھی آپ نے عرض کیا کہ "آپ کی جماعت نے قادیان میں داخل ہونا اور [illegible] کا اعلان کر دیا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 404)

Dr. Theodore Leighton Pennell (1867-1912)

ڈاکٹر ایل تھیوڈور پینل (Dr. Theodore Leighton Pennell, MD, FRCS) برطانوی مشنری ڈاکٹر تھے جنہوں نے میڈیکل کی تعلیم پوری کرنے کے بعد اپنی زندگی پوری مشنری سرگرمیوں کو دینے کی [illegible] کی تحریک [illegible]

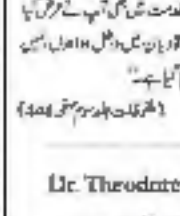

[illegible] (موجودہ پاکستان) میں [illegible] جہاں تقریباً 20 سال گزارے۔ یہاں پر ایک مرتبہ "[illegible]" کے [illegible] میں [illegible] حضرت اقدس کی [illegible] کے [illegible] مضامین شائع ہوئے تھے۔ 1904ء میں ڈاکٹر پینل نے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] میں [illegible] قادیان [illegible] حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی غرض سے قادیان آئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی علالت طبع کے باعث باہر تشریف نہ لا سکے اور ملاقات نہ ہو سکی۔ ڈاکٹر پینل نے [illegible] کے [illegible] کر [illegible] کتاب [illegible] ہے جس میں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے متعلق لکھتے ہیں:

"... In particular I noticed that, though the next morning was chilly and dreary, yet all were up at the first streak of dawn, and turned methodically out of their warm beds into the cold yard and proceeded to the mosque, where all united in morning prayers, after which most of them devoted themselves to reading the Quran for half an hour to one hour. Many of the matters, too, seemed very earnest in their work, and had given up much higher emoluments to work for quite normal salaries in the cause to which they had devoted themselves.

... We had been kindly and hospitably received, and there was something inspiring in seeing a number of educated men thoroughly zealous and keen in the cause present of religion...."

(Among The Wild Tribes of The Afghan Frontier by T. L. Pennell page 248,249 published by Seeley & Co. Limited 38 Great Russell Street, London 1909)

ترجمہ: خاص طور پر میں نے یہ نوٹ کیا کہ اگرچہ صبح سرد اور [illegible] تھی لیکن پھر بھی سب فجر کے پہلے [illegible] میں [illegible] ہو چکے تھے اور منظم طور پر اپنے گرم بستروں سے باہر نکل کر [illegible] سرد صحن کی طرف [illegible] مسجد کی طرف بڑھے جہاں سب نے مل کر نماز کی ادائیگی کی جس کے بعد اکثر نے [illegible] تک [illegible] قرآن کریم کے پڑھنے کو ترجیح دی۔

کئی امور [illegible] بھی، اپنے کام میں [illegible] معلوم ہوئے اور [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کے لئے [illegible] کو [illegible] کام کرتے۔

[illegible] تعلیم یافتہ آدمیوں کو [illegible] کی [illegible] میں [illegible] سے مرکوز تھے۔ ایک [illegible] پائی جاتی تھی۔

Howard Arnold Walter

ہوورڈ آرنلڈ والٹر (1843ء) میں امریکی ریاست کنیکٹیکٹ کے شہر New Britain میں پیدا ہوئے۔ Hartford اور Princeton University Theological Seminary سے تعلیم حاصل کی۔ 1913ء میں YMCA کے ساتھ منسلک ہو گئے اور بعد مشنری انچارج کا عہدہ لیا جہاں آپ کی تقرری [illegible] میں ہوئی۔ جنوری 1914ء میں آپ نے

[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [

Dr. Murray Thurston Titus
(1885-1964)

ڈاکٹر مرے تھرسٹن ٹائٹس (Murray Thurston Titus) امریکی ریاست اوہائیو کے شہر Bakrin میں پیدا ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد Methodist Church کے تحت 1910ء سے لے کر

1931ء تک انڈیا کے مختلف شہروں میں تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ اسلام کے متعلق کتابیں بھی لکھیں۔ 1924ء میں ایک بار قادیان بھی آئے اور حضرت مصلح موعود سے ملاقات کی۔ (الفضل 3 جون 1924ء صفحہ 1,2)

اپنے اس دورہ قادیان کے بارے میں پادری ٹائٹس لکھتے ہیں:

"From Lahore we went to Gordaspur and on to Qadian, the birthplace of "The Promised Messiah of the Punjab", and of the Ahmadiya Movement. Our reception was most cordial. In fact, they had sent to meet us at another railway station and invited us to spend days instead of hours. They gave us of their best and we saw all there was to see.

Not only is the "Review of Religions" published here, but there other magazines and correspondence is carried on with London, Paris, Berlin, Chicago, Singapore, and all the Near East. paper-racks filled with pamphlets, shelves crowded with encyclopedias, dictionaries, and anti-Christian philosophies: an armory to prove the impossible: a credulous faith that almost believes miracles."

(Across the World of Islam by S. M. Zwemer page 316-317 Fleming H. & Revell Company New York 1929)

ترجمہ: لاہور سے ہم گورداسپور اور آگے قادیان گئے جو "پنجاب کے مسیح موعود" اور احمدیہ جماعت کی جائے پیدائش ہے۔ ہمارا استقبال نہایت دلنشین تھا۔ دراصل ہمیں انہوں نے ایک اور سٹیشن پر لینے کے لئے بھیجا تھا اور ہمیں دعوت دی تھی کہ ہم (قادیان میں) گھنٹوں کی بجائے دن گزاریں۔ انہوں نے ہمیں اپنی بہترین مہمان نوازی کی اور ہم نے وہ سب کچھ دیکھا جو دیکھنے کے لئے تھا۔

نہ صرف یہ کہ "ریویو آف ریلیجنز" یہاں سے شائع ہوتا ہے بلکہ لندن اور برلن سے شکاگو، سنگاپور اور تمام مشرق قریب کے ممالک سے خط و کتابت کی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے رسالوں سے بھری ہوئی الماریاں، مختلف قسم کی انسائیکلوپیڈیا، دیکشنریوں اور عیسائیت کے خلاف لٹریچر سے بھری ہوئی الماریاں ہیں۔ ایک ایک کتاب ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے ایک ہتھیار ہے۔ ایک ایسا ناقابل یقین ایمان جو معجزات پر یقین رکھتا ہو۔

Samuel Marinus Zwemer
(1867-1952)

سیموئیل مارینس زویمر امریکی مشنری اور ماہر مستشرق تھے۔ مسلمان ممالک میں عیسائیت کی تبلیغی کوششوں کے حوالے سے مشہور ہیں۔ متعدد کتب لکھیں اور ایک رسالہ The Moslem World کی تدوین کی۔ 1924ء میں Dr. Murray T. Titus (جو خود بھی ایک مشنری اور مستشرق تھے) Dr. David Reed Gordon (جو خود بھی مشنری اور مستشرق تھے) کی معیت میں قادیان آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ (الفضل 3 جون 1924ء صفحہ 1,2)

اپنے اس دورہ قادیان کے بارے میں زویمر لکھتے ہیں:

"From Lahore we went to Gordaspur and on to Qadian, the birthplace of "The Promised Messiah of the Punjab", and of the Ahmadiya Movement. Our reception was most cordial. In fact, they had sent to meet us at another railway station and invited us to spend days instead of hours. They gave us of their best and we saw all there was to see.

Not only is the "Review of Religions" published here, but there other magazines and correspondence is carried on with London, Paris, Berlin, Chicago, Singapore, and all the Near East. paper-racks filled with pamphlets, shelves crowded with encyclopedias, dictionaries, and anti-Christian philosophies: an armory to prove the impossible: a credulous faith that almost believes miracles."

(Across the World of Islam by S. M. Zwemer page 316-317 Fleming H. & Revell Company New York 1929)

ترجمہ: لاہور سے ہم گورداسپور اور آگے قادیان گئے جو "پنجاب کے مسیح موعود" اور احمدیہ جماعت کی جائے پیدائش ہے۔ ہمارا استقبال نہایت دلنشین تھا۔ دراصل ہمیں انہوں نے ایک اور سٹیشن پر لینے کے لئے بھیجا تھا اور ہمیں دعوت دی تھی کہ ہم (قادیان میں) گھنٹوں کی بجائے دن گزاریں۔ انہوں نے ہمیں اپنی بہترین مہمان نوازی کی اور ہم نے وہ سب کچھ دیکھا جو دیکھنے کے لئے تھا۔

نہ صرف یہ کہ "ریویو آف ریلیجنز" یہاں سے شائع ہوتا ہے بلکہ لندن اور برلن سے شکاگو، سنگاپور اور تمام مشرق قریب کے ممالک سے خط و کتابت کی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے رسالوں سے بھری ہوئی الماریاں، مختلف قسم کی انسائیکلوپیڈیا، دیکشنریوں اور عیسائیت کے خلاف لٹریچر سے بھری ہوئی الماریاں ہیں۔ ایک ایک کتاب ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے ایک ہتھیار ہے۔ ایک ایسا ناقابل یقین ایمان جو معجزات پر یقین رکھتا ہو۔

While Mirza Ghulam Ahmad in his obscure Indian village of Qadian dreamed his dreams of spiritual conquest of the world in the latter part of the nineteenth and the early part of the twentieth centuries, the caliph of the Moslem world, Abdul Hamid, in his luxurious palace by the Bosporus, dreamed also dreams of Pan-Islamic power that would oust the exploiting, imperialist European powers from India, Egypt and North Africa. He hoped to see the day when it would be possible to establish a group like of independent Moslem states of which spiritual and political life the Turkish caliph would be the head.

The names of Mirza Ghulam Ahmad and Abdul Hamid stand today as symbols of the challenge of Islam to the world in these modern times. The caliph's great political challenge of Pan-Islamism collapsed with the crumbling of the Ottoman Empire, but the spiritual challenge of Islam as hailed in the world-wide missionary effort of the Ahmadiya movement of Mirza Ghulam Ahmad is still very much

Dr. Murray Thurston Titus
(1885-1964)

ڈاکٹر مرے تھرسٹن ٹائٹس (Murray Thurston Titus) امریکی ریاست اوہائیو کے شہر Bakrin میں پیدا ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد Methodist Church کے تحت 1910ء سے لے کر

1931ء تک انڈیا کے مختلف شہروں میں تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ اسلام کے متعلق کتابیں بھی لکھیں۔ 1924ء میں ایک بار قادیان بھی آئے اور حضرت مصلح موعود سے ملاقات کی۔ (الفضل 3 جون 1924ء صفحہ 1,2)

اپنے اس دورہ قادیان کے بارے میں پادری ٹائٹس لکھتے ہیں:

"From Lahore we went to Gordaspur and on to Qadian, the birthplace of "The Promised Messiah of the Punjab", and of the Ahmadiya Movement. Our reception was most cordial. In fact, they had sent to meet us at another railway station and invited us to spend days instead of hours. They gave us of their best and we saw all there was to see.

Not only is the "Review of Religions" published here, but there other magazines and correspondence is carried on with London, Paris, Berlin, Chicago, Singapore, and all the Near East. paper-racks filled with pamphlets, shelves crowded with encyclopedias, dictionaries, and anti-Christian philosophies: an armory to prove the impossible: a credulous faith that almost believes miracles."

(Across the World of Islam by S. M. Zwemer page 316-317 Fleming H. & Revell Company New York 1929)

ترجمہ: لاہور سے ہم گورداسپور اور آگے قادیان گئے جو "پنجاب کے مسیح موعود" اور احمدیہ جماعت کی جائے پیدائش ہے۔ ہمارا استقبال نہایت دلنشین تھا۔ دراصل ہمیں انہوں نے ایک اور سٹیشن پر لینے کے لئے بھیجا تھا اور ہمیں دعوت دی تھی کہ ہم (قادیان میں) گھنٹوں کی بجائے دن گزاریں۔ انہوں نے ہمیں اپنی بہترین مہمان نوازی کی اور ہم نے وہ سب کچھ دیکھا جو دیکھنے کے لئے تھا۔

نہ صرف یہ کہ "ریویو آف ریلیجنز" یہاں سے شائع ہوتا ہے بلکہ لندن اور برلن سے شکاگو، سنگاپور اور تمام مشرق قریب کے ممالک سے خط و کتابت کی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے رسالوں سے بھری ہوئی الماریاں، مختلف قسم کی انسائیکلوپیڈیا، دیکشنریوں اور عیسائیت کے خلاف لٹریچر سے بھری ہوئی الماریاں ہیں۔ ایک ایک کتاب ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے ایک ہتھیار ہے۔ ایک ایسا ناقابل یقین ایمان جو معجزات پر یقین رکھتا ہو۔

While Mirza Ghulam Ahmad in his obscure Indian village of Qadian dreamed his dreams of spiritual conquest of the world in the latter part of the nineteenth and the early part of the twentieth centuries, the caliph of the Moslem world, Abdul Hamid, in his luxurious palace by the Bosporus, dreamed also dreams of Pan-Islamic power that would oust the exploiting, imperialist European powers from India, Egypt and North Africa. He hoped to see the day when it would be possible to establish a group like of independent Moslem states of which spiritual and political life the Turkish caliph would be the head.

The names of Mirza Ghulam Ahmad and Abdul Hamid stand today as symbols of the challenge of Islam to the world in these modern times. The caliph's great political challenge of Pan-Islamism collapsed with the crumbling of the Ottoman Empire, but the spiritual challenge of Islam as hailed in the world-wide missionary effort of the Ahmadiya movement of Mirza Ghulam Ahmad is still very much

ہے کہ عیسائیت کی تنگ بڑے بڑے شہروں پر بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں بڑی جائے گی لیکن میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں کہ میں اس وقت ایک ایسے گاؤں میں سے آکر آیا ہوں جس میں ریل بھی نہیں ہے (اس وقت تک قادیان میں ریل نہیں آئی تھی) ... مگر میں وہاں عیسائیت کے مقابلہ کی ایک چیز دیکھ آیا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں اسلام اور عیسائیت کی آخری جنگ میں یہ فیصلہ ہوگا کہ آپ اسلام اور عیسائیت دونوں کی تعلیم دی جائے گی لیکن قادیان کے قصبہ میں لڑی جائے گی۔ پادری ٹائٹس کی کتاب کے پہلے باب کے آخر میں بھی یہی تحریر تھی۔ "Another Gospel" صفحہ 74 سے ماخوذ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ ناقل)

Margoliouth, David Samuel
(1858-1940)

مارگولیتھ، ڈیوڈ سیموئیل (David Samuel Margoliouth) مشہور برطانوی مستشرق تھے جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے۔ آپ 16 دسمبر 1918ء کو

قادیان آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد پادری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند عربی تحریریں پڑھنے کی درخواست کی جو پادری صاحب نے تحریر کیا اور پھر پادری صاحب کو تمام کی گاڑی پر بٹالہ تک چھوڑنے تشریف لے گئے۔ ناصر نواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تمام معاملہ کو دیکھنے کے بعد بیان کیا۔ اس ملاقات کا تمام احوال الفضل 18 دسمبر 1918ء صفحہ 18-20 پر شائع شدہ ہے۔

Dr. David Reed Gordon
(1866-1959)

ڈاکٹر ڈیوڈ ریڈ گارڈن (David Reed Gordon) Rev. Dr. Andrew Gordon (جنہوں نے 1855ء میں Presbyterian چرچ کا آغاز کیا تھا) کے ہاں پیدا ہوئے۔ امریکہ سے تعلیم پانے کے بعد 1891ء میں انڈیا میں مشنری بن کر آئے اور 36 سال تک خدمات سرانجام دیں۔ بطور مشنری کام کیا۔ آخری چھ سال راولپنڈی میں تعینات رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد واپس امریکہ آ گئے جہاں 1959ء میں انتقال کر کے Doaate میں دفن ہوئے۔

ڈاکٹر گارڈن ایک دفعہ 1920ء میں ایک اور پادری کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعوت پر قادیان آئے۔ (الفضل 23 دسمبر 1920ء صفحہ 1) اور پھر 1924ء میں پادری Dr. Murray T. Titus کے ہمراہ قادیان آئے۔

Samuel Marinus Zwemer
(1867-1952)

سیموئیل مارینس زویمر امریکی مشنری اور ماہر مستشرق تھے۔ مسلمان ممالک میں عیسائیت کی تبلیغی کوششوں کے حوالے سے مشہور ہیں۔ متعدد کتب لکھیں اور ایک رسالہ The Moslem World کی تدوین کی۔ 1924ء میں Dr. Murray T. Titus (جو خود بھی ایک مشنری اور مستشرق تھے) Dr. David Reed Gordon (جو خود بھی مشنری اور مستشرق تھے) کی معیت میں قادیان آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ (الفضل 3 جون 1924ء صفحہ 1,2)

اپنے اس دورہ قادیان کے بارے میں زویمر لکھتے ہیں:

"From Lahore we went to Gordaspur and on to Qadian, the birthplace of "The Promised Messiah of the Punjab", and of the Ahmadiya Movement. Our reception was most cordial. In fact, they had sent to meet us at another railway station and invited us to spend days instead of hours. They gave us of their best and we saw all there was to see.

Not only is the "Review of Religions" published here, but there other magazines and correspondence is carried on with London, Paris, Berlin, Chicago, Singapore, and all the Near East. paper-racks filled with pamphlets, shelves crowded with encyclopedias, dictionaries, and anti-Christian philosophies: an armory to prove the impossible: a credulous faith that almost believes miracles."

(Across the World of Islam by S. M. Zwemer page 316-317 Fleming H. & Revell Company New York 1929)

ترجمہ: لاہور سے ہم گورداسپور اور آگے قادیان گئے جو "پنجاب کے مسیح موعود" اور احمدیہ جماعت کی جائے پیدائش ہے۔ ہمارا استقبال نہایت دلنشین تھا۔ دراصل ہمیں انہوں نے ایک اور سٹیشن پر لینے کے لئے بھیجا تھا اور ہمیں دعوت دی تھی کہ ہم (قادیان میں) گھنٹوں کی بجائے دن گزاریں۔ انہوں نے ہمیں اپنی بہترین مہمان نوازی کی اور ہم نے وہ سب کچھ دیکھا جو دیکھنے کے لئے تھا۔

نہ صرف یہ کہ "ریویو آف ریلیجنز" یہاں سے شائع ہوتا ہے بلکہ لندن اور برلن سے شکاگو، سنگاپور اور تمام مشرق قریب کے ممالک سے خط و کتابت کی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے رسالوں سے بھری ہوئی الماریاں، مختلف قسم کی انسائیکلوپیڈیا، دیکشنریوں اور عیسائیت کے خلاف لٹریچر سے بھری ہوئی الماریاں ہیں۔ ایک ایک کتاب ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے ایک ہتھیار ہے۔ ایک ایسا ناقابل یقین ایمان جو معجزات پر یقین رکھتا ہو۔

While Mirza Ghulam Ahmad in his obscure Indian village of Qadian dreamed his dreams of spiritual conquest of the world in the latter part of the nineteenth and the early part of the twentieth centuries, the caliph of the Moslem world, Abdul Hamid, in his luxurious palace by the Bosporus, dreamed also dreams of Pan-Islamic power that would oust the exploiting, imperialist European powers from India, Egypt and North Africa. He hoped to see the day when it would be possible to establish a group like of independent Moslem states of which spiritual and political life the Turkish caliph would be the head.

The names of Mirza Ghulam Ahmad and Abdul Hamid stand today as symbols of the challenge of Islam to the world in these modern times. The caliph's great political challenge of Pan-Islamism collapsed with the crumbling of the Ottoman Empire, but the spiritual challenge of Islam as hailed in the world-wide missionary effort of the Ahmadiya movement of Mirza Ghulam Ahmad is still very much

W. M. C. A. کے نیشنل سیکرٹری ڈاکٹر Edmund Delong Lucas (ایڈمنڈ ڈیلونگ لوکاس) نے قادیان پر تبلیغی مہم کی معیت میں قادیان کا دورہ کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملاقات کی اور بعض سوالات کیے۔ اس ملاقات کا تفصیلی احوال الفضل 15 جنوری 1916ء صفحہ 3-6 پر شائع شدہ ہے۔

مسٹر لوکاس نے امریکی رسالہ The Moslem World میں ایک مضمون بعنوان The Ahmadiya Movement لکھا۔ پھر 1919ء میں ان کی کتاب The Ahmadiya Movement Today بھی شائع ہوئی جس میں قادیان کے حسن کا ذکر ہے:

"My visit to Qadian in January 1916, although it took place more than eight years after the death of Ahmad, showed me a community where there existed abundant enthusiasm not real for religion, of a vigorous positive kind unusual in Islam in India at the present time."

(The Ahmadiya Movement page 139 by H. A. Walter Oxford University Press 1918)

ترجمہ: جنوری 1916ء میں میرے قادیان کے دورے نے، جو کہ (حضرت) احمد کی وفات کے کئی آٹھ سال کے بعد عمل میں آیا، مجھے ایک ایسی جماعت دکھائی جس میں دین کے لئے انتہائی جوش پایا جاتا ہے اور جو موجودہ وقت میں انڈیا میں اسلام میں غیر معمولی تھی۔

Rev. Dr. Edmund Delong Lucas

(E. D. Lucas) ڈاکٹر ایڈمنڈ ڈیلونگ لوکاس

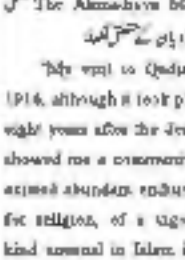

انڈیانا میں پیدا ہوئے۔ Wooster College, Ohio سے گریجویٹ ہوئے اور Union Seminary اور Columbia University سے تعلیم پائی۔ حصول تعلیم کے بعد Presbyterian Church کے تحت انڈیا بھیجے گئے۔ پنجاب پہنچ کر تمام عمر گزارنے کے بعد یہاں چھ سال تک تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ 1918ء میں انڈیا سے واپس آئے اور Mount Vernon میں پادری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ (The Daily Argus, Mount Vernon, NY, Friday, January 19, 1940)

آپ نے امریکن کالج لاہور سے انڈیا میں سائنس میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے پر ایوارڈ کے نام پر B. D. Lucas میڈل جاری کیا ہے۔ 1916ء میں H. A. Walter کی معیت میں قادیان آئے تھے۔ قادیان کے بعد اس دورے میں سرگودھا میں ایک جلسہ میں آپ کی تقریر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ڈاکٹر لوکاس نے کالج میں عیسائیوں کے سامنے ایک لیکچر دیا جس میں کہا کہ ... آپ لوگ دیکھتے ہیں

Let those seekers after truth who are not already acquainted with the full facts concerning the Ahmadiyya Movement and its Holy Founder, do so early. For, herein they will find unlimited treasures."

(Review of Religions, August 1931 page 165)

ترجمہ: کوئی سوچ سکتا تھا کہ قادیان جیسا معمولی گاؤں اور اس میں رہنے والا ایک گمنام شخص جسے بہت کم لوگ جانتے تھے یا جانتے ہی نہ تھے کی دین داری اور کوشش کا مرکز بن جائے گا اور اس کے تھوڑے عرصہ میں اس کا پھل پھول جائے گا۔ تاہم یہ سب کچھ موعود (علیہ السلام) نے اپنے بھائی اور بہت سے دوسروں پہلے وضاحت کر دیا تھا۔ اور میری تشریح ہے کہ آپ کے بارے کی صداقت میں یہ ایک کامل نشان ہے۔ اور دوسرا کوئی نشان نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں یہ ایک بہت قیمتی خزانہ ہے۔ اس کے بارے کے متعلق حقائق سے آگاہ ہوں۔ جلدی کریں کیونکہ یہاں ان کا ان گنت خزانہ ملے گا۔

Cyrila Germanus (1884-1979)

پروفیسر جرمانوس کی اصل نام Cyrila Germanus تھا۔ ایک مشہور پروفیسر تھے اور مشرقی علوم کے ماہر تھے۔ کئی اسلامی ممالک کے دورے کیے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور اپنا نام عبدالکریم رکھا تھا۔ 1931ء میں بھوپال قبول اسلام پر انہوں نے اپنی پروفیسری

Visva-Bharati University Santiniketan میں پڑھانے کے لیے رخصت لی۔ چنانچہ یہ قادیان آئے اور 1932ء میں قادیان کا سفر کیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ اپنے اس دورہ قادیان کا ذکر انہوں نے اپنی انگریزی زبان میں لکھی گئی کتاب Allah Akbar جلد اول میں کیا ہے۔ ساتھ ہی قمر شیخ (مرزا قمر) کے ساتھ قادیان کی سیر کا باب خصوصی طور پر شامل کیا ہے۔

Prof. John Clark Archer (1881-1957)

پروفیسر ڈاکٹر جان کلارک آرچر Yale University امریکہ کی مشہور Archer میں فلسفہ کے پروفیسر تھے۔ آپ 17 جون 1937ء کو قادیان دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے

ملاقات پائی اور بعض اسلامی امور پر گفتگو کی جس کے بعد آپ نے قادیان کے بارے میں شام کو تاثر لکھے۔ آپ کے

of Qadian will begin to reveal itself to him.... Qadian is not Delhi or Agra in respect of splendid buildings. But it is a place whose spiritual treasures never exhaust.... There will be only very few, who will leave Qadian taking nothing with them. And that what a visitor takes with him cannot be translated in value. No, it is something much more precious and really invaluable."

(Review of Religions, Qadian, May 1937, page 139-141)

ترجمہ: ایک سوال جس پر میں نے ایک شخص قادیان میں گفتگو کی ہے۔ یہاں ماحول کے بارے میں ان کی رائے ہے۔ یہاں اپنی رائے دے رہا ہوں۔

کوئی بھی شخص قادیان جانے کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اسے میں یہی مشورہ دوں گا کہ وہاں کچھ دن کے لیے قیام کرے۔ کیونکہ کچھ دنوں کے قیام کے بعد ہی قادیان کی اصل روح آپ پر کھلے گی۔ آپ کو یہاں کی شاندار عمارتوں کے اعتبار سے کوئی رائے نہیں دے سکتا۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جس کے روحانی خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو قادیان آنے کے بعد کچھ لیے بغیر واپس جائیں گے۔ اور جو کچھ وہ ساتھ لے کر جاتے ہیں اس کی قدر کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ نہیں یہ کچھ اور ہی قیمتی اور بیش قیمت چیز ہے۔

Abdullah R. Scott

محترم عبداللہ رالف سکاٹ صاحب ایک انگریز نو مسلم تھے۔ آپ پہلے پادری تھے اور قادیان دیکھنے کے لیے آئے۔ آپ 1931ء کو قادیان پہنچے اور قریباً دو ماہ تک یہاں قیام کیا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے قادیان کے متعلق مشاہدات اور یہاں کی روحانی فضا کے متعلق "My Impression of Qadian" کے عنوان سے ایک گہرا مشاہداتی مضمون تحریر کیا جس کے آخر میں لکھا:

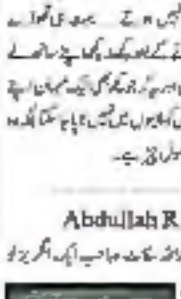

"Who would have thought that the insignificant village of Qadian and that lonely person in his place of solitude, whom very few knew or cared to know, would become the centre of attention of the whole world and would flourish in so short a time? Yet all this was prophesied by the Promised Messiah (peace be upon him) years before he proclaimed the news of his advent and which alone is, in my humble opinion, a very strong argument in proof of his claim even if there had been no other sign.

the buoyant spirit of great enthusiasm for Islam. They are not humble bearers of a message but the proud and self-conscious proclaimers of a truth."

(The Moslem World, Vol. XXI No. 11, April 1931 page 170,171)

ترجمہ: احمدی ... یہ وہی اسلام کا نیا جوش پیدا کرنے والا ہے اور جاری کرتا ہے جس کے ساتھ تبلیغ خاص ہے۔ وہ قادیان اپنی تعلیم و عقائد کی قربانی ہے۔ ان کا کوئی مرد اسلام اور خدمت کی شخصیت رکھتے ہوں گے۔ جب میں نے قادیان کا دورہ کیا۔ میں اسلام کے لیے ان کے اندر جوش دیکھ کر ان کا دیوانہ ہو گیا۔ کوئی ایک پیغام کے علمبردار نہیں بلکہ وہ متکبر اور خود پسند کے دعوے کرتے ہیں۔

Friedrich Wagner Chetnatte

فریڈرک ویگنر چٹناٹے (Friedrich Wagner Chetnatte) ایک جرمن سیاح تھے۔ 1974ء سے 1939ء تک پندرہ سال تک ہندوستان میں رہے جہاں قریب قریب تمام علاقوں کا دورہ کیا اور اسلام پر کافی مطالعہ کیا۔ آپ

کو قادیان آنے کا شوق 1910ء میں آپ کشمیر سے براستہ امرتسر قادیان پہنچے۔ آپ کے جانے کے بعد آپ نے اپنا سفر نامہ لکھا جس میں آپ نے قادیان کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ کافی وقت گزارا۔ آپ نے اپنے سفر نامہ میں قادیان کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے قادیان کے بارے میں اپنے تاثرات لکھے ہیں جو کہ آپ کے اخبار میں شائع کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

"It is a spiritual atmosphere, which one feels in Qadian, an atmosphere quite different from the material world outside. Here, the religious thoughts dominate....

I would advise any one who may afford to pay a visit to Qadian, that he should make it a point to stay there for several days because it is after a stay of some days, that the real spirit of Qadian will begin to reveal itself to him.... Qadian is not Delhi or Agra in respect of splendid buildings. But it is a place whose spiritual treasures never exhaust.... There will be only very few, who will leave Qadian taking nothing with them. And that what a visitor takes with him cannot be translated in value. No, it is something much more precious and really invaluable."

(Review of Religions, Qadian, May 1937, page 139-141)

ترجمہ: ایک سوال جس پر میں نے ایک شخص قادیان میں گفتگو کی ہے۔ یہاں ماحول کے بارے میں ان کی رائے ہے۔ یہاں اپنی رائے دے رہا ہوں۔

کوئی بھی شخص قادیان جانے کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اسے میں یہی مشورہ دوں گا کہ وہاں کچھ دن کے لیے قیام کرے۔ کیونکہ کچھ دنوں کے قیام کے بعد ہی قادیان کی اصل روح آپ پر کھلے گی۔ آپ کو یہاں کی شاندار عمارتوں کے اعتبار سے کوئی رائے نہیں دے سکتا۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جس کے روحانی خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو قادیان آنے کے بعد کچھ لیے بغیر واپس جائیں گے۔ اور جو کچھ وہ ساتھ لے کر جاتے ہیں اس کی قدر کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ نہیں یہ کچھ اور ہی قیمتی اور بیش قیمت چیز ہے۔

Hendrik Kraemer (1888-1965)

ہینڈرک کریمر (Hendrik Kraemer) ایک Leiden University ڈچ یونیورسٹی کے Dutch Phenomenology of religion کے پروفیسر تھے۔ آپ نے اپنے مذہب کے بارے میں 1928ء میں قادیان آئے۔ آپ نے

The Moslem World میں اپنے اس دورہ قادیان کی تفصیل بیان کی ہے جس میں قادیان کا کافی تاثر پیش کیا گیا:

"... the Ahmadiyya ... are a very remarkable group in modern Islam, the only group that has purely missionary aims. They are marked by a devotion, zeal and sacrifice that call for genuine admiration ... Their founder Mirza Ghulam Ahmad, must have powerful personality. When I visited Qadian ... I was struck by

also.... It represents the even present spiritual desire and aspiration of the whole Moslem world to see the faith of Islam triumph."

(The Young Moslem Looks at Life page 132,133 by Murray T. Titus, Friendship Press New York 1937)

ترجمہ: جیسا مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے اپنے بھائی سے کہا اور دوسروں سے بھی کہا تھا کہ میں پہلے گمنام تھا اور قادیان میں دین کی دعوت کا کام ایک ایسی نوعیت کا ہے جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ اور اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے والا یہ ایک سامراجی قوتوں کو اکٹھا کرنے والا ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی نہیں جانتا۔ اس نے اس دن کی اپنی کال کی تھی کہ جس میں آپ مسلمان قوموں کا ایک عظیم اتحاد قائم کیا جائے گا اور اسلام کی دوبارہ زندگی کی تائید ہو۔

مرزا غلام احمد اور ان کے خاندان کے جذبات میں دنیا کے لیے اسلام کے پیغام کی علامت کے طور پر تعمیر ہیں۔ (ڈاکٹر) خلیفہ کے موجودہ اسلامی حکومت (Pan-Islamic) کے عظیم پیغام کے بجائے ہونے کے ساتھ ہی ایسا ہو گیا۔ لیکن اسلام کا دوبارہ فتح ہو کر مرزا غلام احمد کی تعمیر ہے جو کہ ایک مشنری کا خواب کی صورت میں پایا ہے۔ ابھی تک زندہ ہے ... یہ کل عالم اسلام کی دین اسلام کے غلبہ کے لیے کچھ کی دلی دعا کی خواہش اور آرزو کی عکاسی کرتی ہے۔

Hendrik Kraemer (1888-1965)

ہینڈرک کریمر (Hendrik Kraemer) ایک Leiden University ڈچ یونیورسٹی کے Dutch Phenomenology of religion کے پروفیسر تھے۔ آپ نے اپنے مذہب کے بارے میں 1928ء میں قادیان آئے۔ آپ نے

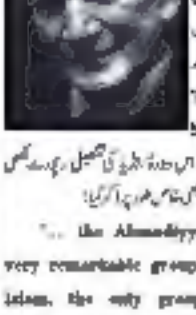

The Moslem World میں اپنے اس دورہ قادیان کی تفصیل بیان کی ہے جس میں قادیان کا کافی تاثر پیش کیا گیا:

"... the Ahmadiyya ... are a very remarkable group in modern Islam, the only group that has purely missionary aims. They are marked by a devotion, zeal and sacrifice that call for genuine admiration ... Their founder Mirza Ghulam Ahmad, must have powerful personality. When I visited Qadian ... I was struck by

چلے گئے۔ (الفضل 19 جون 1937ء صفحہ 1) اور اس آپ نے ناظر اعلیٰ صاحب قادیان کے نام شکریہ کا مکتوب ارسال کیا جس میں لکھا:

"میں کہتا ہوں کہ خط لکھنے میں مجھے بہت دیر ہوگئی ہے۔ براہ مہربانی اس کوتاہی پر مجھے معاف فرمائیں۔ مجھے امید تھی کہ میں دوبارہ قادیان آؤں گا اور ذاتی طور پر اپنے جذبات کا اظہار کروں گا لیکن حالات نے مساعدت نہیں کی اور اب میری آمد کا بظاہر کم امکان باقی ہے.... میں حال ہی میں ناصر نواب صاحب سے ملا تھا اور ان سے گفتگو ہوئی۔ ان کی مشکلات جو ان نوازی کے باعث ان کا اور ان کے خاندان کا اور بعد ازاں ان کے متعلق ان کے خالی اخلاق کی وجہ سے ہیں باعث احسان ہیں۔

میں حضرت خلیفۃ المسیح سے لے کر ہر کارکن تک تمام افراد کا بھی شکریہ کے لئے مخلوق احسان ہوں کیونکہ مجھ سے نہایت عمدہ سلوک کیا گیا۔ جو کتابیں مجھے حضرت صاحب نے دی ہیں ان کا... میں نے بھی سے مطالعہ کیا ہے۔ میں آپ سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ واپس امریکہ جا کر میں اپنے مشن قادیان کے متعلق ایک مستقل رپورٹ کا انتظام کروں گا۔ جو میں جلد ہی تیار کر دوں گا۔"

(الفضل 21 جون 1937ء صفحہ 6)

ان کے علاوہ بعض دیگر مشرقی شخصیات بھی قادیان آئیں، مثلاً: 1901ء میں مسٹر ای ڈی ایکسن، اپریل 1908ء میں ایک امریکن جرنلسٹ ایک سکھ شخص کی معیت میں 1910ء میں ڈچ نیشن کے مسلم مکرم عبدالسلام ریاضی اور مکرم جہانداد سکھ صاحب (اکتوبر 21 کسمبر 1910ء صفحہ 6)

مزید 1938ء میں ایک سکھ ان اور ایک جاپانی پادری، 1940ء میں مشہور امریکی رسالہ Life کے ایک نمائندہ مسٹر کرک لینڈ اور اکتوبر 1949ء میں 26 افراد پر مشتمل (7 مرد اور 19 خواتین) Presbyterian Church of America کا ایک وفد بھی قادیان آئے۔

سوال یہ ہے کہ قادیان نہ تو کوئی سیاسی مقام تھا اور نہ ہی کوئی تجارتی مرکز اور نہ ہی کوئی ایسی مشہور زمانہ جگہ کہ لوگ مغربی صحافی اٹھا کر یہاں آتے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اکناف عالم سے لوگ اس چھوٹی سی بستی کی طرف رخ کرتے تھے؟

اس سوال کا ایک ہی جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک پیارا بندہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی صورت میں بھیجنے کی صورت میں واضح بنا کر بھیجا تھا اس بستی میں پیدا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی طویل پرورش اس بستی میں رکھی تھی۔ غرضیکہ سچے تو اپنے غیر بھی بڑی اور دور سے سفر کر کے قادیان پہنچے۔

"The life of Dr. H. W. Griswold" The Memoir of Qadian جب 1905ء میں Victoria Institute of Philosophical Society of Great Britain میں پڑھا گیا تو اس مقرر نے کے صدر کرنل Colonel Alvar نے کہا:

"I think that when we entered the room most of us did not know who Qadian was or where it or he was."

(The Memoir of Qadian by Rev H. D. Griswold page 13. published by Hatchard and Sons, London 1905)

یعنی جب ہم ایسے ہال میں داخل ہوئے تو ہم میں سے اکثر یہ بھی نہ جانتے تھے کہ قادیان کیا ہے؟ یا یہ کہاں ہے؟

لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد قادیان کی اہمیت اور علمی حیثیت کا یہ کہنا ہی مناسب ہو گیا کہ

"the little town of Qadian seems to be a kind of modern Mecca"

(The Register, Adelaide, Saturday April 20, 1912 page 4 column 1 under "literary letter")

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا مسکن
لیکن اب دیکھو کہ ہے چرچا کس قدر ہے ہر کنار

اسی طرح فرمایا: "پس اس وقت کی چھوٹی سی بستی اس چھوٹے سے گاؤں میں بھی جو میرے اپنے تھے جو اس چھوٹی پر سترہ برس گزر گئے تو چھوٹی کے معلوم کے مطابق اس حالت کی شہرت اس حد تک پہنچ گئی کہ اس ملک کے غیر قومیں کے بچے اور عورتیں بھی اس حالت سے بے خبر نہیں ہوں گی۔ جس شخص کو ان دونوں زمانوں کی خبر ہوگی کہ وہ وقت کیا تھا اور اب کیا ہے تو بلا اختیار اس کی روح بول اٹھے گی کہ یہ عظیم الشان علم غیب انسانی طاقتوں سے ایسا بعید ہے کہ جیسا کہ ایک مکھی کی طاقت سے ایک قوی ہیکل ہاتھی کا کام۔"

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 74)